ترکوں میں کوئی خلیفۃ المسلمین نہیں

عراق میں حکومت برطانیہ کے خلاف جو شورش پھیلی ہوئی ہے۔ اور جس میں جرمنی کا ہاتھ ہے۔ اس میں اضافہ کرنے کے لئے اور عام مسلمانوں کے دلوں میں اس سے ہمدردی پیدا کرنے کے لئے جرمنی ریڈیو نے یہ غلط بیانی کی تھی۔ کہ بلادِ عربیہ میں برطانیہ کے خلاف جہاد کا اعلان کیا جا رہا ہے۔ اور تمام اسلامی دنیا انگریزوں سے بددل ہو چکی ہے:۔

چونکہ یہ سراسر غلط بات تھی۔ اور ممکن تھا۔ کہ بعض ممالک کے مسلمان اس غلط فہمی میں مبتلا ہو جاتے۔ اس لئے لنڈن سے اس کی تردید کی گئی۔ لیکن اس کے ساتھ ہی ایک ایسی بات بھی کہہ دی گئی۔ جو مزید غلط فہمی کا موجب بن سکتی ہے۔ چنانچہ جہاں یہ کہا گیا۔ کہ جرمنوں کا یہ پراپیگنڈا بالکل جھوٹا ہے۔ کہ بلادِ اسلامیہ میں جہاد کا اعلان کیا گیا ہے۔ وہاں یہ بھی کہا گیا۔ کہ "ترکی حلقوں کی طرف سے کہا گیا ہے۔ کہ ترکوں کے بغیر جہاد کا اعلان ہو ہی نہیں سکتا۔ کیونکہ علم جہاد بلند کرنے کا اختیار صرف خلیفۃ المسلمین کو ہے!!"

سمجھ میں نہیں آتا۔ ترکی حلقوں کی طرف سے یہ کیونکر کہا جا سکتا ہے۔ کہ ترکوں کے بغیر جہاد کا اعلان کوئی نہیں کر سکتا۔ کیونکہ جہاد کا اعلان کرنے کا اختیار صرف خلیفۃ المسلمین کو ہے۔ جبکہ ترک عرصہ ہوا اپنے ہاتھوں اپنے ملک سے نام نہاد خلافت کا نام و نشان تک مٹا چکے۔ اور "خلیفۃ المسلمین" کو اپنے لئے نکبت و ادبار کا موجب قرار دے کر ختم کر چکے ہیں۔ ترکی میں قدیم حکمران خاندان کا جس کے بادشاہ کو "خلیفۃ المسلمین" کا لقب دیا جاتا تھا جو عبرتناک انجام ہوا۔ وہ کسے معلوم نہیں۔ اور آخری "خلیفۃ المسلمین" نے ملک بدر ہو کر جس مصیبت اور فلاکت کی زندگی کاٹی۔ وہ بھی سب کو معلوم ہے باوجود اس کے اگر ترک یہ دعوے کریں۔ کہ جہاد کا اعلان وہی کر سکتے ہیں۔ کیونکہ علم جہاد بلند کرنے کا اختیار صرف "خلیفۃ المسلمین" کو ہے اور وہ ان میں موجود ہے۔ تو نہایت ہی حیرت کی بات ہے۔ کیونکہ اس وقت نہ ان میں کوئی "خلیفۃ المسلمین" ہے۔ نہ وہ خلافت کے قائل ہیں۔ بلکہ اسے اپنے لئے نقصان رساں سمجھ کر ملک بدر کر چکے ہیں:۔

معلوم ایسا ہوتا ہے۔ کہ اس کے متعلق نہ تو لنڈن میں کوئی صحیح اطلاع پہنچی اور نہ اس بارے میں دور اندیشی، اور تدبر سے کام لیا گیا ہے۔ ترک اپنے حکمرانوں کو اب "خلیفۃ المسلمین" کے لقب سے ملقب نہیں کرتے۔ بلکہ پریذیڈنٹ قرار دیتے ہیں۔ اور انہیں اس بات پر فخر ہے۔ کہ انہوں نے "خلیفۃ المسلمین" کے جوئے سے اپنے آپ کو آزاد کرا لیا ہے جب صورتِ حالات یہ ہے۔ تو پھر وہ اعلان جہاد کو "خلیفۃ المسلمین" کے اختیار میں کیونکر دے سکتے۔ اور کس طرح کہہ سکتے ہیں۔ کہ اس کا حق صرف انہی کو حاصل ہے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ اس قسم کی جنگ کو نہ تو از روئے اسلام جہاد قرار دیا جا سکتا ہے۔ نہ ترکوں میں کوئی "خلیفۃ المسلمین" ہے۔ اور نہ اس بات کی اشاعت لنڈن سے موزوں قرار دی جا سکتی ہے۔ کیونکہ اول تو یہ حقیقت کے بالکل خلاف ہے۔ دوسرے آج اگر ترک غیر جانبدار ہیں۔ تو نہ معلوم کل کیا حالات رونما ہوں۔ اس وقت اس قسم کا پراپیگنڈا خود برطانیہ کے لئے مضر ثابت ہو گا:۔

گاندھی جی کے عدم تشدد کا خاتمہ

پچھلے دنوں ڈھاکہ اور احمد آباد میں جو فسادات ہوئے۔ ان پر رائے زنی کرتے ہوئے جہاں گاندھی جی نے ان کی ساری ذمہ واری مسلمانوں پر ڈالی۔ اور ان کے متعلق نہایت نازیبا الفاظ استعمال کئے۔ وہاں اپنے عدم تشدد کے عقیدہ سے بھی سرک گئے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے کہا:۔

"اس وقت تک سوال آہستہ آہستہ طاقت حاصل کرنے کا تھا۔ لیکن ہر ایک ہندوستانی سیاست دان جانتا ہے۔ کہ برطانیہ میں حقیقی طاقت کو اپنے ہاتھ سے دینے کی ذرہ بھر علامت نہیں پائی جاتی۔ اور اب مسٹر ایمری (وزیر ہند) کی زبانی ہمیں صاف طور پر پتہ چل چکا ہے۔ کہ ہمیں پرامن رہ کر حکومت برطانیہ سے کچھ بھی ملنے کی توقع نہیں۔ ہمیں اب لڑنا ہو گا۔ عدم تشدد یا تشدد کے ساتھ"

گاندھی جی جو ہر مشکل کا حل عدم تشدد کو قرار دیتے تھے۔ اور موقع بے موقع اس کے گن گاتے رہتے تھے۔ معلوم ہوتا ہے۔ اب اس سے دستبردار ہونا چاہتے ہیں۔ اپنے کسی خیال کو غلط سمجھ کر اس میں تبدیلی کرنا ہر شخص کا حق ہے۔ لیکن گاندھی جی نے عدم تشدد کی بجائے تشدد اختیار کرنے کی دھمکی جس موقعہ پر دی ہے۔ اس کے پیش نظر کہا جا سکتا ہے۔ کہ انہوں نے برطانیہ کی موجودہ مشکلات اور مصروفیتوں سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کی ہے۔ لیکن یہ کوئی اچھا طریق عمل نہیں ہے:۔

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۱ ہجرت ۱۳۲۰ہش. جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب ۸ مئی کے خط میں لکھتے ہیں۔ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت آج کچھ ناساز ہے۔ نیز صاحبزادی امۃ الرشید بیگم صاحبہ کو کل سے بخار اور درد شکم کی تکلیف ہے احباب صحت کے لئے دعا کریں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت متلی اور سردرد کی وجہ سے علیل ہے صحت کے لئے دعا کی جائے۔

کل عصر کے بعد طلباء تعلیم الاسلام ہائی سکول نے ماسٹر علی محمد صاحب بی اے بی ٹی کے جامعہ احمدیہ میں تبدیل ہونے پر دعوتِ ناشتہ دی۔ اور ایڈریس پیش کیا جس میں ماسٹر صاحب موصوف کے متعلق اپنے جذبات تشکر کا اظہار کیا۔ ماسٹر صاحب نے جوابی تقریر میں طلبا کو نہائت مفید نصائح کیں۔

کل شیخ قمرالدین صاحب ہیڈ کلرک پی۔ ڈبلیو۔ ڈی۔ کوہاٹ بعمر ۵۴ سال قادیان میں وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی اور مرحوم کو مقبرہ بہشتی میں دفن کیا گیا۔ احباب بلندی درجات کے لئے دعا کریں۔

آج بعد عصر مدرسہ احمدیہ کی ساتویں جماعت کے طلباء نے سکول کی تعلیم ختم کرنے پر اساتذہ کو دعوت ناشتہ دی۔ اور اپنے اساتذہ کے حسن سلوک اور ان کے مشفقانہ برتاؤ کا شکریہ ادا کیا۔ اس تقریب میں حضرت مولوی شیر علی صاحب حضرت مفتی محمد صادق صاحب اور حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے بھی شرکت فرمائی۔ جناب مفتی صاحب نے بحیثیت صدر جلسہ طلباء کو ضروری نصائح کیں۔

جمعیۃ المبلغین اور محلہ دارالرحمت والوں نے میاں امام الدین صاحب سیکھوانی کی وفات پر اظہار افسوس کی قراردادیں پاس کیں۔

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ کی طرف سے اظہار افسوس

میاں امام دین صاحب والد مولوی جلال دین صاحب شمس کی وفات کی اطلاع بذریعہ تار حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کو دی گئی تھی۔ جس کے متعلق حضور نے حسب ذیل تار حضرت مولوی شیر علی صاحب کے نام ارسال فرمایا مولوی امام دین صاحب کی وفات کا سنکر افسوس ہوا انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اخبار احمدیہ

درخواست دعا:۔ منیر احمد صاحب ابن رشید احمد صاحب انبالہ چھاؤنی پوسٹ میٹرک کے امتحان میں شریک ہو رہے ہیں کامیابی کے لئے دعا کی جائے۔

جماعت شاہدرہ کا جلسہ جماعت احمدیہ شاہدرہ لاہور کا تبلیغی جلسہ ۱۸ مئی ۱۹۴۱ء بروز اتوار منعقد کیا جا رہا ہے۔ پہلا اجلاس صبح ۸½ بجے سے ۱۲ بجے دوپہر تک اور دوسرا اجلاس ۲½ بجے سے ۸ بجے شام تک ہوگا۔ کھانے کا انتظام جماعت کی طرف سے کیا جائیگا۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ کثرت سے شامل ہوکر جلسہ کی رونق بڑھائیں۔ اور سلسلہ کے نامور علماء کی تقاریر سے متمتع ہوں۔ خاکسار حکیم محمد صدیق پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ شاہدرہ لاہور

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

ختم نبوت کا راز

"رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ختم نبوت کا راز ہمارے مخالفوں نے ہرگز نہیں سمجھا۔ جس طرح پر وہ ختم نبوت مانتے ہیں۔ اس طرح پر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معاذ اللہ ابتر قرار دیتے ہیں۔ قرآن شریف میں آیا ہے۔ ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین اب ابوّت جسمانی کی تو خدا تعالےٰ نے اس میں نفی کی ہے۔ اگر روحانی ابوّت کا سلسلہ بھی جاری نہ ہوا تو پھر کیا آپ کو ابتر مانیں گے؟ ایسا ماننا تو کفر ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ آپ کی ابوّت روحانی کا سلسلہ جاری ہے۔ جیسا کہ لفظ لکن ظاہر کرتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ آئندہ جو نبوت یا رسالت ہوگی۔ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مہر سے ہوگی۔ کوئی شخص الہام اور وحی اور روحانی فیوض سے بہرہ ور نہیں ہوسکتا۔ جب تک وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سچی اتباع سے استفادہ نہ کرے آئندہ نبوت کا فیض آپ ہی کے ذریعہ اور مہر سے ملے گا۔"

(الحکم جلد ۶ نمبر ۴۲)

آنریبل چودھری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کی تقریر ریڈیو پر

وہ احباب جنہیں ریڈیو پر تقریریں اور خبریں سننے کا موقعہ ملتا ہے۔ ان کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ آنریبل چودھری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب ۲۶ مئی کو شملہ سے ایک تقریر بعنوان "نئی دنیا" براڈ کاسٹ کریں گے جس میں آپ یہ بتائیں گے۔ کہ جنگ کے بعد دنیا کی کیا حالت ہوگی۔ لاہور اور لکھنؤ اسٹیشن اس تقریر کو دہلی سے ریلے کریں گے۔

مولوی جلال الدین صاحب شمس کا تار اپنے والد کی وفات کے متعلق

لنڈن ۱۰ مئی۔ حسب ذیل تار مولوی جلال الدین صاحب شمس نے لنڈن سے الفضل کے نام ارسال کیا ہے۔ میں نے نہائت رنج اور افسوس کے ساتھ والد صاحب کی وفات کی خبر سنی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون خدا تعالےٰ انہیں جوار رحمت میں جگہ دے۔ میں حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ اور جماعت احمدیہ سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ ان کے حق میں دعا کی جائے۔ نیز یہ کہ خدا تعالےٰ میری والدہ صاحبہ اور تمام خاندان کو اس صدمہ پر صبر جمیل عطا فرمائے۔

لنڈن سے ریڈیو پیغام

لنڈن ۱۰ مئی۔ بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ ۱۴ مئی بروز بدھ مولوی جلال الدین صاحب شمس امام مسجد احمدیہ لنڈن بی۔ بی۔ سی سے ایک پیغام نشر کرینگے (بی۔ بی۔ سی کا اردو پروگرام ساڑھے سات بجے شام شروع ہوتا ہے)۔

اسلام جب سے ظاہر ہوا جبر کے خلاف ہے

نہایت قلیل مدت میں اسلام کی غیر معمولی ترقی اور غلبہ کے پیش نظر مخالفین اسلام کی طرف سے اکثر یہ اعتراض کیا جاتا ہے۔ کہ اسلام بزور شمشیر پھیلا۔ جبر اور تشدد کے ذریعہ اس کی ترقی ہوئی۔ مگر یہ اعتراض کرنے والے لوگ وہی ہوتے ہیں۔ جو یا تو تعصب کی وجہ سے حقائق پر غور ہی نہیں کرتے یا اسلام کے متعلق ان کی واقفیت بالکل سطحی ہوتی ہے۔ ورنہ جن لوگوں کو خدا نے تمام حالات پر غور و فکر کرنے کی توفیق دی ہے۔ اور جو اپنے اندر انصاف کا مادہ رکھتے ہیں وہ باوجود مسلمان نہ ہونے کے کھلے الفاظ میں تسلیم کرتے ہیں۔ کہ اسلام کی اشاعت۔ اور ترقی میں قطعاً جبر و تشدد کا کوئی شائبہ تک نہیں پایا جاتا۔ بلکہ اسلام نے دنیا میں صحیح طور پر مذہبی آزادی قائم کی۔ ذیل میں اس قسم کی چند آراء پیش کی جاتی ہیں:-

(۱)

مشہور مستشرق مسٹر ہالم لکھتے ہیں:-

"دین اسلام بندگان خدا پر عرض کیا گیا۔ مگر کبھی ان سے جبراً نہیں قبول کرایا گیا۔ اور جس شخص نے اس دین کو بہ طیب خاطر قبول کر لیا۔ اس کو وہی حقوق بخشے گئے۔ جو قوم فاتح کے تھے۔ اور اس دین نے مغلوب قوموں کو ان شرائط سے بری کر دیا۔ جو ابتدائے خلقت عالم سے پیغمبر اسلام کے زمانہ تک ہر ایک فاتح نے مفتوحین پر قائم کئے تھے۔ قوانین اسلام کے موافق ہر قسم کی مذہبی آزادی غیر مذاہب والوں کو بخشی گئی۔ جو سلطنت اسلام کے مطیع و محکوم تھے۔ لا اکراہ فی الدین (دین میں جبر نہیں) دلیل بین ہے اس دعویٰ کی۔ اسلام میں غیر مذاہب کو مذہبی آزادی بخشنے اور ان کے ساتھ نیکی کرنے کا حکم ہے۔ یہ آیت کسی بے قابو مجذوب کی بڑ نہیں ہے۔ نہ کسی حکیم فلسفی کا خیال خام۔ بلکہ یہ اس شخص کا قول ہے۔ جو ایسی سلطنت کا بادشاہ تھا۔ جو اتنی قدرت رکھتی تھی۔ کہ جیسے اصول چاہتی۔ نافذ کرتی دین میں بھی اور سیاست مدن میں بھی۔ کئی ایک شخصوں اور فرقوں نے مذہبی آزادی بخشنے کی ترغیب دی ہے۔ مگر اس کے عملدر آمد کی تاکید صرف اس وقت تک تھی۔ جب تک کہ وہ خود بے قابو اور کمزور تھی۔ لیکن شارع اسلام نے مذہبی آزادی کی صرف ترغیب ہی نہیں دی۔ بلکہ اس کو احکام شریعت میں داخل کیا ہے۔ بندگان خدا پر لطف اور شفقت کرنے کا اصول ہر ایک قوم کے ساتھ برتا گیا۔ جو مطیع و محکوم اسلام ہوئے۔ دیگر اقوام سے ان کے مذہبی رسوم و اعمال بلا مزاحمت بجا لانے کا معاوضہ کچھ برائے نام لیا جاتا تھا اور جب ایک خراج یا جزیہ طے ہو جاتا تھا۔ تو ان اقوام کی مذہبی رسوم اور دینی عقائد میں مداخلت بے جا کرنا سراسر خلاف شرع اور حرام مطلق سمجھا جاتا تھا"

(تاریخ آئین سلطنت جلد اول)

مسٹر ہالم چونکہ مسلمان نہیں۔ اس لئے انہوں نے قرآن کریم کی آیت لا اکراہ فی الدین کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا قول قرار دیا ہے۔ یہ دراصل خدا تعالے کی طرف سے حکم تھا۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیش فرمایا۔ اور اس طرح اس مذہبی آزادی کی جو اسلام نے قائم کی قدر و وقعت اور بھی بڑھ جاتی ہے۔

(۲)

انسائیکلو پیڈیا برٹینیکا میں ہے۔

"بعض لوگ بلا تامل کہہ دیتے ہیں۔ کہ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کی کامیابی کا سبب تلوار۔ اور ایسی باتوں کا جائز کرنا ہے جو شہوت پرستی کہلاتی ہیں۔ مگر لڑ کر مذہب قبول کرانے کا جواب تو ہم وہی دیتے ہیں۔ جو مسٹر کارلائل نے دیا ہے۔ یعنی بزور شمشیر مذہب قبول کرانے سے پہلے ضروری ہے۔ کہ تلوار حاصل کی جائے۔۔۔ ۔۔۔ اس میں کچھ شک نہیں۔ کہ ظلم و ستم کا استعمال ان کی زندگی میں نہیں ہوا تا کہ ابتدا میں تو تلوار ان کے خلاف لوگوں کے ہاتھ میں تھی"

یہ فی الواقعہ قابل غور امر ہے۔ کہ اسلام اگر تلوار کے زور سے پھیلا۔ تو مسلمانوں نے تلوار کیونکر حاصل کی۔ جبکہ وہ خود دشمنوں کی تلوار کا شکار بنے ہوئے تھے۔

(۳)

اخبار ایسٹ اینڈ ویسٹ میں ایک محقق نے مدت ہوئی۔ ایک آرٹیکل زیر عنوان "اسلام بطور ایک ملکی نظام کے ہے" لکھا تھا۔ اس کی چند سطور کا ترجمہ درج ذیل کیا جاتا ہے:-

"اسلام نے کسی مذہب کے مسائل میں دست اندازی نہیں کی۔ کسی کو ایذا نہیں پہنچائی۔ کوئی مذہبی عدالت دیگر مذہب والوں کو سزا دینے کے لئے قائم نہیں کی۔ اور کبھی اسلام نے لوگوں کے نئے مذہب کو بہ جبر تبدیل کرانے کا قصد نہیں کیا۔ اسلام قبول کرنے سے لوگوں کو فتح مندوں کے برابر حقوق حاصل ہوتے تھے۔ اور مفتوحہ سلطنتیں ان شرائط سے بھی آزاد ہو جاتی تھیں۔ جو ہر ایک فاتح نے ابتدائے دنیا سے محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کے زمانہ تک قرار دی تھیں۔

اسلام کی تاریخ کے ہر ایک صفحہ اور ہر ایک ملک میں جہاں اس کو وسعت حاصل ہوئی۔ دوسرے مذاہب سے مزاحمت نہ کرنا پایا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ فلسطین میں ایک عیسائی شاعر لامارٹین نامی نے ان واقعات کی نسبت جن کا ہم نے ذکر کیا ہے۔ علانیہ یہ کہا تھا۔ کہ صرف مسلمان ہی تمام روئے زمین پر ایک ایسی قوم ہے۔ جو غیر مذاہب کو آزادی سے رکھتی ہے"

(۴)

پروفیسر رام دیو صاحب بی۔ اے آریہ نے لکھا ہے:-

"یہ غلط ہے۔ کہ اسلام محض تلوار سے پھیلا ہے۔ اگر مذہب تلوار سے پھیل سکتا ہو۔ تو آج کوئی پھیلا کر دکھلائے۔ محمد صاحب (صلے اللہ علیہ وسلم) نے اہل عرب میں کس قسم کا وشواس (یقین) بھر دیا تھا۔ اس کی ایک مثال سنئے۔ ایک غلام کو جو مسلمان ہو چکا تھا۔ اس کا آقا دھوپ میں بٹھا کر اور اس کی چھاتی پر پتھر رکھ کر پوچھا کرتا تھا کہ بتا تو محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کو چھوڑیگا یا نہیں۔ لیکن غلام صاف انکار کر دیتا تھا۔ حضرت محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) پر ایک شخص نے حملہ کیا۔ اور پوچھا۔ کہ بتا اب تمہیں کون بچائیگا حضرت محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے کہا میرا خدا۔ پھر محمد صاحب (صلے اللہ علیہ وسلم) نے وہی تلوار حملہ آور کے ہاتھ سے چھین کر جب اس پر حملہ کرنا چاہا۔ اور پوچھا۔ کہ بتا اب تمہیں کون بچائے گا۔ تو وہ گڑگڑا کر کہنے لگا۔ کہ حضرت محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) آپ ہی بچائیں تو بچائیں محمد صاحب (صلے اللہ علیہ وسلم) نے کہا کمبخت! خدا پر اعتقاد رکھ۔ اس گری ہوئی قوم عرب کو حضرت محمدؐ نے کس قدر بلندی پر پہنچا دیا تھا۔ تاریخ اس کی شاہد ہے۔ عربوں نے تمام یورپ کو فتح کر لیا۔ اور اس میں تہذیب پھیلائی"

(اخبار پرکاش، مگھر سمت ۱۹۷۷ء)

بلاشبہ حقیقت یہی ہے۔ کہ اسلام بزور تلوار نہیں۔ بلکہ اپنے دلائل و نشانات الٰہیہ کے ذریعہ پھیلا۔ جیسا کہ اس زمانہ میں خدا تعالے نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت ثانیہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اسلام کی صداقت کے تازہ نشانات دیکر بھیجا اور ظاہر کیا کہ جو مذہب اپنی صداقت کے تازہ بتازہ نشانات رکھتا ہے۔ اسے جبر و تشدد سے کام لینے کی کیا ضرورت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اسلام کی اسی فضیلت اور خوبی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ لا اکراہ فی الدین یعنی دین اسلام میں جبر نہیں ہے۔۔۔۔ اسلام جب سے ظاہر ہوا وہ جبر کے مخالف ہے۔ جبر ان لوگوں کا کام ہے۔ جن کے پاس آسمانی نشان نہیں۔ مگر اسلام تو آسمانی نشانوں کا سمندر ہے۔ کسی نبی سے اس قدر معجزات ظاہر نہیں ہوئے جس قدر ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے۔ کیونکہ پہلے نبیوں کے معجزات ان کے مرنے کے ساتھ ہی مر گئے۔ مگر ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے معجزات اب تک ظہور میں آ رہے ہیں۔ اور قیامت تک ظاہر ہوتے رہیں گے۔ جو کچھ میری تائید میں ظاہر ہوتا ہے دراصل وہ سب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے معجزات ہیں۔ مگر کہاں ہیں وہ پادری یا یہودی یا اور قومیں جو ان نشانوں کے مقابل پر نشان دکھلا سکتے ہیں۔ ہرگز نہیں! ہرگز نہیں!! ہرگز نہیں!!! اگرچہ کوشش کرتے کرتے مر بھی جائیں تب بھی ایک نشان بھی دکھلا نہیں سکتے

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع میں نبوت کا اجرا

از روئے قرآن کریم

مسئلہ اجرائے نبوت کا ثبوت قرآن کریم کی جن آیات سے ملتا ہے۔ ان کی بناء پر ذیل کا مضمون لکھا گیا ہے۔

پہلی آیت

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے ومن یطع اللہ والرسول فاولٰئک مع الذین انعم اللہ علیھم من النبیین والصدیقین والشھداء والصالحین وحسن اولٰئک رفیقا (نساء ع ۹) یعنی جو شخص اطاعت کرے گا اللہ اور اس کے رسول عربی صلے اللہ علیہ وسلم کی وہ ہو جائے گا ان لوگوں میں سے جن پر خدا نے انعام کیا۔ یعنی انبیاء کرام۔ صدیقین۔ شہداء۔ صالحین اور اعلےٰ ہونگے وہ لوگ رفاقت (روحانیہ) میں۔

اس آیت میں خدا تعالےٰ نے بطور وعدہ بیان فرمایا ہے۔ کہ ہمارے اس عظیم الشان رسول عربی صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت سے چار درجے ملیں گے۔ جیسی اطاعت ہوگی یا جیسی ضرورت زمانہ ہوگی۔ ویسے ہی درجات کے لوگ پیدا ہوتے رہینگے چونکہ خدا تعالےٰ نے چاروں درجوں میں نبیین کا لفظ بھی فرمایا ہے۔ اس سے معلوم ہوا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور متابعت میں امت محمدیہ کے افراد کو نبوت کا درجہ بھی مل سکتا ہے۔ اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ کی امت میں سے کوئی نبی نہ ہو سکتا تو اللہ تعالےٰ باقی تین درجوں۔ صالح۔ شہید۔ صدیق کا ہی ذکر کرتا نبی کا ذکر نہ کرتا۔

سوال

اس آیت میں مع الذین انعم اللہ کے الفاظ معیت پر دلالت کرتے ہیں نہ کہ درجہ پانے پر۔ پس معلوم ہوا اس امت کے خاص خاص لوگ پہلی امتوں کے خاص انعام والوں کے ساتھ ہونگے۔

جواب

مع کا لفظ من کے معنوں میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً (۱) ابلیس کے بارے میں انی ان یکون مع الساجدین (حجر ۳) فرمایا ہے یعنی ابلیس ان سجدہ کرنے والوں میں سے نہ ہوا۔ اس نے سجدہ نہ کیا (۲) توفنا مع الابرار (آل عمران ۲۰) کہ اے خدا تو ہمیں نیک کرکے وفات دے۔ اس جملے میں کوئی شخص بھی مع کے معنی ساتھ کے نہیں کرتا۔ اور نہ ساتھ کے معنی جائز ہیں۔ (۳) کونوا مع الصادقین (توبہ ع ۱۴) سچوں کے ساتھ ہو جاؤ یعنی سچوں میں سے ہو جاؤ۔

دوسرا جواب

اگر آیت مع الذین انعم اللہ علیھم من النبیین والصدیقین الخ میں مع کے معنی ساتھ کے کئے جائیں۔ تو چونکہ لفظ مع چاروں درجوں کیساتھ تعلق رکھتا ہے۔ اس لئے جس طرح یہ معنی کئے جائیں گے۔ کہ نبی نہیں ہونگے مگر نبیوں کے ساتھ ہونگے۔ اسی طرح باقی درجوں (صدیق۔ شہید۔ صالح) کے متعلق کہنا پڑیگا۔ کہ صدیق نہیں ہوں گے۔ بلکہ صدیقوں کے ساتھ ہوں گے۔ شہید نہ ہوں گے بلکہ شہیدوں کے ساتھ ہوں گے۔ صالحین نہیں ہونگے۔ بلکہ صالحین کے ساتھ ہونگے۔ مگر یہ معنی سراسر خلاف عقیدہ۔ خلاف مشاہدہ اور خلاف نصوص قرآنیہ ہیں۔ اس کا تو یہ مطلب ہوگا کہ امت محمدیہ چاروں درجوں سے محروم ہو جائے۔ نیز اس آیت کے بعد خدا تعالےٰ کا ذالک الفضل من اللہ فرمانا بھی یہی ظاہر کرتا ہے۔ کہ جس اعلیٰ درجہ کی رفاقت کو فضل کے لفظ سے ظاہر فرمایا گیا ہے۔ وہ یہی رفاقت ہے کہ درجہ میں برابر ہو کر رفاقت میسر ہو۔ نبی صدیق وغیرہ کا درجہ نہ ملے۔ اور محض ساتھ ہو جائیں۔ جیسے اردلی اپنے افسر کے ساتھ ہوتا ہے۔ تو یہ رفاقت نہ اعلےٰ درجہ کی ہے۔ اور نہ ایسی جسے ذالک الفضل من اللہ کہا جا سکتا ہے۔

ایک اور اعتراض اور جواب

قرآن کریم میں دوسری جگہ نبیوں کی اطاعت پر اولٰئک ھم الصدیقون والشھداء فرما کر صرف تین درجوں کی تخصیص کی گئی ہے اس سے معلوم ہوا تین درجے ملیں گے نہ کہ چار۔ اس کے متعلق گزارش ہے۔ کہ اس آیت میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے درجات ملنے کا ذکر نہیں بلکہ باقی نبیوں کی اطاعت کا ذکر ہے۔ اور چونکہ یہ شرف صرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ہی حاصل ہے۔ کہ آپ کی اطاعت و اتباع میں نبوت کا درجہ عطا ہوتا ہے۔ اس لئے پہلی آیت میں الرسول کا لفظ رکھ کر آپ کی تعیین کی گئی ہے۔ اور دوسری آیت میں رسلہ کے لفظ سے عام رسولوں کا ذکر کیا گیا۔ کہ گزشتہ رسولوں کی اطاعت سے یہ درجے ملتے تھے۔

دوسری آیت

یابنی آدم اما یاتینکم رسل منکم یقصون علیکم آیاتی فمن اتقیٰ واصلح فلا خوف علیھم ولا ھم یحزنون (اعراف ع ۴) یعنی اے انسانوں اگر تمہارے پاس (آئندہ زمانوں میں) رسول آیا کریں۔ جو بیان کیا کریں تم پر میری آیتیں۔ تو جو شخص بھی تقویٰ شعار ہوگا۔ اور اپنی اصلاح کرے گا۔ پس ایسے لوگوں کے لئے کوئی خوف اور غم نہ ہوگا۔ اس آیت میں امت محمدیہ کو خاص طور پر مخاطب کرکے یہ بتایا ہے۔ کہ آئندہ رسول آئیں گے جو قرآنی آیات بیان کرینگے تم انہیں ماننا اور تقوےٰ اختیار کرنا۔

اگر کوئی کہے کہ اس آیت میں پہلی امتوں کا ذکر ہے تو یہ درست نہیں۔ کیونکہ اس آیت سے قبل یابنی آدم کہکر جو حکم دیئے گئے ہیں ان میں امت محمدیہ جس طرح امت محمدیہ بدرجہ اولیٰ مراد ہے۔ اسی طرح یہاں بھی امت محمدیہ مراد ہے۔ دراصل امت محمدیہ اولاد آدم بھی ہے۔ اور قرآن کریم کے الفاظ سے اصول کلام مرتب کرنے والوں نے اس امر کی تصریح کی ہے۔ کہ بنی آدم کا لفظ زمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور بعد میں آنے والوں کے لئے ہے۔ مثلاً علامہ جلال الدین سیوطی فرماتے ہیں الرابع والثلاثون خطاب المعدوم ویصح ذالک تبعاً لموجود نحو یابنی آدم فانہ خطاب لاھل ذالک الزمان ولکل من بعدھم (اتقان جلد ۲ صفحہ ۱۲ مصری) پھر یہاں قص فعل کو ان انبیاء کی صفت مخصوصہ بیان فرمایا گیا ہے (کہ یقصون علیکم آیاتی) اور قص فعل ہمیشہ پہلی بات یا پہلے واقعہ کو بیان کرنے پر بولا جاتا ہے۔ اور سوا قرآن کریم کے اور کونسی کتاب ہے جس کی آیتیں محفوظ التلاوت ہوں۔ کہ بعد میں بھی وہ پڑھی جائیں۔ علامہ اسمٰعیل قنوی فرماتے ہیں۔ کہ ذکرہ بحرف الشک للتنبیہ علی ان اتیان الرسل امر جائز (قنوی علی البیضاوی تکملہ صفحہ ۱۷۱)

تیسری آیت

افمن کان علیٰ بینۃ من ربہ ویتلوہ شاھد منہ ومن قبلہ کتاب موسیٰ اماماً ورحمۃ (ھود ۲) یعنی کیا وہ شخص جو کھلے کھلے دلائل پر اپنے رب کی طرف سے ہو اور جس کے بعد آرہا ہے۔ اس کے ایک شاہد صادق جو اسی کا ایک حصہ اور تابع ہے اور اس سے پہلے موسیٰ کی ہی کتاب (لوگوں کے لئے) بطور امام و رہنما و ہدایت و شریعت تھی۔

اس آیت میں تین مقدس ہستیوں کا ذکر ہے (۱) کھلے کھلے دلائل و نشان پر قائم ہستی یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم (۲) آپ کے بعد آنے والا شاہد صادق جس کی صفت منہ ہے یعنی وہ آپ کا ہی حصہ ہوگا (۳) حضرت موسےٰ علیہ السلام جن کی کتاب امام و رحمت ہے۔ یہ آیت واضح طور پر اس امر کی مثبت ہے۔ کہ ایک عظیم الشان انسان آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اتباع میں سے آپ کے بعد آنے والا ہے۔ جو آپ ہی کا حصہ ہوگا یا بالفاظ دیگر آپ ہی میں فنا ہو کر آپ کا نام پانے والا ہوگا۔

چوتھی آیت

وعد اللہ الذین آمنوا منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم الآیۃ (نور ع ۷) یعنی وعدہ کرتا ہے۔ اللہ ان لوگوں سے جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے۔ کہ ضرور ضرور ان کو خلیفہ بنائیگا زمین میں جیسے اس خدا نے خلیفے قائم کئے ان لوگوں میں جو ان سے پہلے تھے۔ اس آیت میں خدا تعالےٰ نے تصریح کی ہے کہ اے امت محمدیہ میں تم سے وعدہ کرتا ہوں کہ ضرور تم میں ویسے ہی خلفاء قائم کروں گا جیسے تم سے پہلی امتوں میں قائم کئے تھے

جب ہم پہلی امتوں کے خلفاء کو دیکھتے ہیں تو قرآن کریم سے دو قسم کے خلفاء کا ذکر معلوم ہوتا ہے۔ مثلاً (۱) انی جاعل فی الارض خلیفۃ (بقرہ رکوع ۴) حضرت آدم علیہ السلام کو جو سراسر جمالی نبی تھے خلیفہ کہا گیا ہے (۲) یا داؤد انا جعلناک خلیفۃ فی الارض (ص ۳) حضرت داؤد علیہ السلام کو جو جلالی نبی تھے خلیفہ بنایا گیا ہے۔ اب اگر امت محمدیہ میں جلالی و جمالی نبی کوئی بھی نہ آئے تو خدا تعالےٰ کے وعدے میں تخلف لازم آئے گا۔ اس آیت میں وعدہ کا لفظ موجود ہے۔ خلیفہ کا لفظ موجود ہے۔ کما کے لفظ سے خود خدا تعالےٰ نے اس امر کی تصریح کر دی ہے۔ کہ جیسے پہلی امتوں میں خلفاء روحانی ہوئے ویسے ہی اس امت میں بھی ہوں گے۔

پانچویں آیت

رفیع الدرجات ذوالعرش یلقی الروح من امرہٖ علیٰ من یشاء من عبادہٖ لینذر یوم التلاق (مومن) یعنے خدا تعالےٰ بڑے درجات اور عرش عظیم کا مالک ہے وہ (اپنی ان دونوں صفات کے تقاضے سے) اپنا کلام نازل کرتا رہے گا۔ اپنے منشاء کے ماتحت جس بندے پر چاہے گا۔ تاکہ وہ بندہ دوسرے لوگوں کو خدا کی ملاقات کے دن سے ڈرائے۔ اس آیت میں اللہ تعالےٰ نے اپنی دو صفات کا ذکر کر کے (جن صفات کا تعلق انسان کی روح کی ترقیات کے لئے ہے۔ اور جن کے اقتضاء کی وجہ سے پہلے انبیاء آتے رہے) صیغہ استقبال سے پیشگوئی فرمائی ہے۔ کہ آئندہ بھی ایسا ہوتا رہے گا۔ اگر امت محمدیہ میں مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ کی کثرت کا دروازہ بند ہوتا۔ تو استمراری الفاظ کے ساتھ اور خدا تعالےٰ کی خاص تجلیات کا ذکر کر کے پیشگوئی نہ کی جاتی۔

چھٹی آیت

ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللّٰہ وخاتم النبیین وکان اللّٰہ بکل شیء علیما (احزاب ع ۵) یعنی نہیں ہیں محمد (مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم) باپ کسی مرد کے تم میں سے۔ ہاں اللہ کے رسول اور نبیوں کی مہر ضرور ہیں۔ اور اللہ ہر ایک چیز کا علیم کل ہے۔ اس آیت میں خدا تعالےٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علاوہ رسالت خاص کے نبیوں کی مہر کا درجہ بھی عطا فرمایا۔ اور یہ ایسا مقام ہے۔ کہ کسی نبی کو عطا نہیں ہوا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس درجہ کو تحدیث بالنعمت کے طور پر بارہا بیان فرمایا ہے۔ اگر خاتم النبیین کے معنے (نبوت کو ختم کرنے والا ہوں یا) سب نبیوں کے بعد آنیوالا ہوں۔ تو یہ بات قطعاً موجب فضیلت نہیں۔ کیونکہ کسی کا پہلے یا بعد میں آنا موجب فضیلت نہیں ہوتا۔

مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی فرماتے ہیں
"عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلعم کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانہ کے بعد اور آپ سب میں آخر نبی ہیں۔ مگر اہل فہم پر روشن ہوگا۔ کہ تقدم یا تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں۔ پھر مقام مدح میں ولکن رسول اللّٰہ وخاتم النبیین فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہو سکتا ہے" (تحذیر الناس صفحہ ۴)

علاوہ اس حقیقت کے خدا تعالےٰ کا خاتم نہ فرمانا بلکہ خاتَم فرمانا جو اسم آلہ ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا اپنے بچوں کے استاد کو فرمانا کہ خاتَم پڑھانا خاتِم نہ پڑھانا (درمنثور) حضرت عائشہؓ کا لوگوں کو ہدایت کرنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء تو کہو۔ مگر یہ نہ کہو کہ آپ کے بعد اور کوئی نبی نہ ہوگا (مجمع البحار) خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا باوجود اس آیت کے نازل ہونے کے اپنے بچے کی وفات پر یہ فرمانا کہ لو عاش لکان صدیقاً نبیاً (ابن ماجہ) یعنی اگر یہ میرا بچہ زندہ رہتا تو ضرور نبی ہوتا۔ حالانکہ خاتم النبیین والی آیت پانچ سال قبل نازل ہو چکی تھی اگر خاتم النبیین کے معنے یہ ہوتے کہ نبیوں کو ختم کرنے والا تو حضرت ابراہیم زندہ بھی رہتے تو بھی نبی نہ ہوتے۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی موت کو روک قرار دیا۔ معلوم ہوا۔ آیت خاتم النبیین روک نہ تھی۔ ان سب باتوں کا نتیجہ یہ نکلا کہ خاتم النبیین کے معنی (نبیوں کا ختم کرنیوالا) نہیں۔ لغت کے لحاظ سے بھی خاتَم اسم آلہ یعنی ما یختم بہ کے ہے۔ یعنے جس چیز کے ذریعہ مہر لگائی جائے یا خاتَم یعنی انگوٹھی ہے۔ یہ دونوں معنے مفرد ہونے کی صورت میں ہیں۔

اب ہمیں غور کرنا چاہئیے۔ کہ خدا تعالےٰ کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم یعنی مہر یا انگوٹھی قرار دینا کسی اعلےٰ مشابہت اور حکمت خاص کے ماتحت ہے نہ بغیر حکمت کے وہ حکمت یا مشابہت مندرجہ ذیل امور کے سوا کچھ ثابت نہیں ہوتی۔ کیونکہ پہلے معنے خاتم کے مہر کے ہوتے ہیں۔ اور مہر دو کام کرتی ہے اول تصدیق۔ یعنی جس خط پر مہر لگی ہو۔ اس کے متعلق سمجھا جاتا ہے۔ کہ وہ فلاں آفس سے آیا ہے یا فلاں بادشاہ کی طرف سے وہ فرمان جاری ہوا ہے۔ اس حقیقت کی رو سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مہر قرار دیا یعنی آپ تمام نبیوں کے مصدق ہیں بالکل صحیح ہے۔ کیونکہ فی الواقعہ آپ ہی ایک ایسے نبی ہیں کہ جن کی آپ تصدیق کریں ان کو ہم نبی مانتے ہیں دور جانے کی ضرورت نہیں آپ سے قبل حضرت عیسےٰ علیہ السلام ہی ہیں۔ ہم مسلمان ان کو محض اسی وجہ سے صادق نبی مانتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں نبی فرمایا۔ ورنہ انکے زمانہ کی دونوں قومیں یہود و نصاریٰ تو انہیں نبی قرار نہیں دیتیں۔ عیسائی انہیں خدا اور خدا کا بیٹا کہتے ہیں۔ اور یہود نعوذ باللہ لعنتی قرار دیتے ہے۔ آج دوسرے انبیاء میں سے کسی نبی کی تعلیم بھی اپنی اصلی حالت میں نہیں ہے۔ کہ اس تعلیم کی رو سے ہم اس معلّم کو نبی قرار دے سکیں۔ اسی حکمت کے پیش نظر اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں آپکو بار بار یہود و نصاریٰ کے مقابل پر مصدقاً لما معکم، مصدقاً لما بین یدیہ فرمایا ہے یا فرمایا بل جاء بالحق وصدق المرسلین۔ امام ابو عبد اللہ محمد طاہر گجراتی نے اس حقیقت کا یوں اظہار کیا ہے کہ آپ کا یہ فرمانا اوتیت جوامع الکلم (خواتمہ) کا یہ مطلب ہے۔ کہ ان القرآن ختمت بہ الکتب السماویۃ وھو حجۃ علیٰ سائرھا و مصدق لہا (مجمع البحار جلد ۱ ص ۳۲۹)

دوسرا کام مہر کا یہ ہوتا ہے کہ مہر پر جو نقش ہوتا ہے ویسا ہی نقش ہر چیز پر بن جاتا ہے جس پر وہ مہر لگتی ہے۔ اس حقیقت کی رو سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آئندہ نبیوں کی مہر ہیں۔ یعنی روحانی طور پر آپ کی توجہ نبی تراش ہے اور آپکا فیضان نبی گر ہے۔ کہ جس انسان کے قلب صافی پر آپ کے انوار باطنیہ کا حق منعکس ہو جائیں گے۔ اور زمانہ ایسے انسان کا مقتضی ہوگا۔ اللہ تعالےٰ وسے (بطفیل متابعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) نبی قرار دے گا۔ اور اس کے ذریعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش مصفّا کو ظاہر کریگا۔ اسی بناء پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بعد نبیوں کے آنیکی پیشگوئی فرمائی۔

دوسرے معنے خاتم کے انگوٹھی کے ہوتے ہیں۔ مثلاً خاتم فضۃ خاتم ذھب کہا جاتا ہے انگوٹھی کے بھی چونکہ دو کام ہوتے ہیں۔ اس لئے ان دو کاموں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو (بلحاظ نبیوں کی انگوٹھی ہونے کے) انگوٹھی سے مشابہت حاصل ہے۔ اوّل کام انگوٹھی کا یہ ہے کہ وہ انگلی کا احاطہ کر لیتی ہے۔ سو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء کی انگوٹھی ہیں یعنے تمام انبیاء کے کمالات کے حاوی ہیں۔ کوئی کمال نبوت ایسا نہیں جو آپ میں نہ ہو۔ اسی بناء پر کسی بزرگ نے کہا ہے۔

حسن یوسف دم عیسےٰ ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

اور اسی حقیقت کے پیش نظر آپ نے بارہا تحدیث بالنعمت کے طور پر دعویٰ بھی فرمایا۔ کہ مجھے دوسرے انبیاء کرام پر کئی امور میں فضیلت حاصل ہے۔ میں سب سے افضل ہوں وغیرہ ذالک۔

دوسرا کام انگوٹھی کا یہ ہوتا ہے کہ وہ پہننے والے کے لئے موجب زینت ہوتی ہے۔ سو اس مشابہت کی رو سے بھی آپ انبیاء کی انگوٹھی ہیں۔ یعنے آپ انبیاء ماسبق یا جو نبی آئندہ آئیں ان سب کیلئے موجب زینت ہیں۔ آپ کا وجود سب کمالات کا جامع اور تمام فیوض کا جامع ملکہ منبع ہے۔ تفسیر فتح البیان کا مصنف اسی حقیقت کا یوں اظہار کرتا ہے کہ یختمون بہ ای یتزینون بکونہ منہم (فتح البیان جلد ۷ ص ۲۸۶) خاتم اگر مضاف ہو کر استعمال ہو مفرد استعمال نہ ہو تو اس صورت میں خاتم افضل کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً خاتم الشعراء = افضل الشعراء

فجع القریض بخاتم الشعراء
وغدیر روضتہا حبیب الطائی

خاتم الاسخیاء = افضل الاسخیاء

لا تطلبن کریما بعد رؤیتہ
ان الکرام باسخاھم ید اختتموا

چنانچہ مولانا روم اس حقیقت کو یوں آشکار فرماتے ہیں ؎

ختمہائے کانبیاء بگذاشتند
آں بدین احمدی برداشتند
قفلہائے ناکشادہ ماندہ بود
از کف انا فتحنا برکشود
بہر ایں خاتم شدہ است او کہ بجود
مثل او نے بود نے خواہند بود
چونکہ در صنعت برد استاد دست
نے تو گوئی ختم صنعت بر تو ہست
(مثنوی مولانائے روم)

اسی حقیقت کے پیش نظر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کو خاتم الاولیاء اور حضرت عباس کو خاتم المہاجرین کے الفاظ سے یاد فرمایا۔ اور ساتھ ہی اپنے خاتم الانبیاء ہونا بھی بطور مثال بیان کر دیا۔ تاکہ لوگ سمجھ جائیں کہ خاتم الاولیاء کے بعد اگر ولی ممکن ہے اور خاتم المہاجرین کے بعد مہاجر مکی یا مہاجر مدنی ہوئے ہیں۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی نبی ہونا ممکن ہے۔

الغرض خاتم النبیین کا لفظ اس امر کی دلیل ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنے سے پہلے اور بعد کے انبیاء کے مصدق ہیں۔ جس نبی کو آپ کہہ دیں کہ وہ نبی تھا۔ جس نبی کی تعلیم آپ کی تعلیم سے بہت حد تک مشابہ ہو۔ یا جس نے آپ سے فیضان حاصل کیا ہو اور آپ کے وجود میں رنگین ہو کر خدا تعالیٰ سے شرف مکالمہ مخاطبہ کا کثیر حصہ پا کر اپنے لئے خدائی انعام (لفظ نبی یا رسول) کا حاصل کیا ہو۔ اور دعویٰ کرے کہ میں نبی یا رسول ہوں تو وہ نبی ہے۔ کیونکہ اس کی اطاعت کاملہ۔ اور آپ کے ہی توسط سے ہر خوبی حاصل کرنے کا دعویٰ اس کا مؤید ہے۔

خاکسار۔
غلام احمد بدوملہوی مولوی فاضل
قادیان۔

تحریک جدید کی فوج

موجودہ زمانہ جس میں سے آج ہم گذر رہے ہیں۔ جنگ وجدال کا زمانہ ہے تاریخ عالم میں آج سے قبل کبھی ایسا خونین دور نہیں گذرا جب کہ تمام صفحہ ارض میدان کارزار بنا ہو۔ اور جب کہ انسانی خون اس بے دردی سے بہایا گیا ہو۔ دنیا کی حرص و آز انسان کو بڑے سے بڑے ظلم پر آمادہ کر دیتی ہے۔ انسان اپنی پیدائش کی غرض کو بالکل فراموش کر کے ہوئے ہے۔ اس بے ثبات دنیا کی ہوا و ہوس میں ایسا مستغرق ہوا کہ نہایت درجہ انسانیت سوز افعال سے ذرا بھر بھی اس کو دریغ نہیں ہر بڑی طاقت حکومت اور قوم دیگر چھوٹی اور کمزور حکومتوں اور قوموں کو کھا جانے کے خونی ارادوں کو پورا کرنے کے لئے انتہائی ظلم و تشدد کے ساتھ ایک دوسرے پر لشکر کشی کر رہی ہے۔ وہ جو آج کمزور ہے اس پر عرصہ حیات تنگ کیا جا رہا ہے اور اس کے لئے صرف دو ہی رستے ہیں عزت کی موت یا ذلت کی زندگی

ان ارادوں کی تکمیل کے لئے زیادہ سے زیادہ سپاہ بھرتی کی جا رہی ہے جس کو ہر قسم کے جدید اسلحہ سے مسلح کیا جا رہا ہے۔ کیونکہ آج تمام دنیا پر قبضہ کرنے کے خواب دیکھنے والوں کو حیات محض ظلم و تشدد رہے جس کے لئے اموال کو نہایت بے دریغ بہایا جا رہا ہے۔ دنیا کا امن بالکل مفقود ہو چکا ہے۔ مگر کمزوروں اور ناتوانوں کی آہیں بالضرور ایک دن خدا تعالیٰ کے عرش کو ہلا کر رہیں گی۔ اور خدا تعالیٰ اپنی مخلوق کی حفاظت کے لئے ان سیاہ بخت طاقتوں پر اپنا قہر نازل کرے گا۔

یہ جنگ صرف اسی دنیائے آب و گل سے ہی متعلق نہیں۔ بلکہ درحقیقت یہ جنگ شیطان اور رحمٰن کی آخری جنگ ہے۔ طاغوتی طاقتیں آج حق کے خلاف نبرد آزما ہیں۔ خدا تعالیٰ نے چاہا کہ اس کی مخلوق اپنے معبود حقیقی کو پہچانے اور آپس میں صلح اور آشتی کے ساتھ رہے۔ مگر شیطان نے اپنی دربار چالوں سے ہمیشہ اس کو اس مقصد سے گمراہ کرنے کی کوشش کی۔ چنانچہ آج جو تباہی و بربادی روحانی اور جسمانی نظر آ رہی ہے۔ وہ اسی مردود کی کارفرمائیوں کا نتیجہ ہے۔ مگر کب تک؟

خدا تعالیٰ کی رحمت اپنی مخلوق کی اس بے کسی اور حالت زار پر جوش میں آئی۔ اس نے نہ چاہا کہ اس کی مخلوق ہمیشہ اس نامرادی میں پڑی رہے۔ آخر احمدیت اسی لئے اس دنیا میں نازل ہوئی۔ کہ تا نسل انسانی کو شیطانی گرفت سے چھڑا کر معبود حقیقی کے آستانہ پر لایا جائے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ کی خاص توفیق اور رہنمائی۔ پوری مستعدی اور استقلال کے ساتھ آج احمدیت اس عالمگیر امن کے لئے کوشاں ہے۔

تحریک جدید احمدیت میں وہ عظیم الشان تحریک ہے جس کے بغیر اسے اپنے مقصد کو جلد حاصل کرنا ناممکن تھا۔ اس زبانی تحریک نے احمدیت میں ایک انقلاب پیدا کر دیا ہے جس کے نتیجہ میں مخلص وابستگان سلسلہ نے اپنے مال اور جانیں اور اوقات اس مقدس مہم کے لئے وقف کر دیئے۔ تا کہ جلد از جلد پھر سے خدا تعالیٰ مالک ارض و سما کی حکومت قائم ہو۔ حق کا غلبہ۔ اور باطل صفحہ عالم سے بالکل نیست کیا جائے۔ مگر کسی قوم کو اس کے اموال اور افراد کی کثرت کوئی فائدہ نہیں دے سکتی۔ جب تک کہ اس کے پاس ہر قسم کے ساز و سامان سے مسلح اور پورے طور پر تربیت یافتہ فوج نہ ہو۔ اس ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس خدام الاحمدیہ کو قائم فرمایا۔ حضور اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۸ نومبر ۱۹۳۸ء میں فرماتے ہیں۔ "مجلس خدام الاحمدیہ تحریک جدید کی فوج ہے" پھر ۱ اپریل ۱۹۳۸ء کے خطبے میں خدام کو ان الفاظ میں مخاطب فرمایا۔ "پروگرام تحریک کا ہوگا اور تم تحریک جدید کے والنٹیرز ہو گے" تاکہ خدام میں اعلےٰ اخلاق راسخ کر کے حق کی حمایت میں باطل کے خلاف میدان عمل میں اترنے کے قابل بنایا جائے پس خوش بخت ہیں وہ مخلصین سلسلہ جو حق کی اس فوج جس پر احمدیت کی آئندہ ترقی کا مدار ہے جن کے ہاتھوں حق کی فتح اور باطل کی تزہیق مقدر ہو چکی ہے۔ کی صحیح تربیت اور ٹریننگ کے لئے ممکن مالی امداد فرمائیں۔ تاکہ ان کی یہ حقیر قربانی آئندہ عظیم الشان انعامات کو جذب کرنے والی ہو۔

ملک عطاء الرحمٰن مہتمم مال مجلس
خدام الاحمدیہ

ایڈریس مطلوب ہے

خواجہ محمد شریف صاحب سکنہ گوجرانوالہ کا مکمل ایڈریس مطلوب ہے۔ سنا گیا ہے۔ کہ وہ آج کل لاہور میں ملازم ہیں۔ اس لئے اگر کوئی دوست ان کے حالات سے واقف ہوں۔ یا خود خواجہ صاحب اس اعلان کو پڑھیں۔ تو اپنے مکمل ایڈریس سے ناظر بیت المال کو آگاہ فرمائیں۔
(ناظر بیت المال)

دار الصناعت میں داخلہ

دار الصناعت میں فٹ ویئر یعنی بوٹ سازی کا کام سکھایا جاتا ہے۔ احباب ایسے بچوں کو جو کام سیکھنا چاہیں یہاں بھیج دیں۔ ۱۲ سال سے کم عمر کا کام نہیں کر سکتا شرائط کے لئے مجھے مل کر دریافت کریں۔
(ناظم تجارت تحریک جدید۔ قادیان)

تحریک جدید سال ہفتم کا وعدہ سو فیصدی پورا کرنیوالے مخلصین

تحریک جدید کے جہاد اکبر میں حصہ لینے والے مجاہدین کی جو فہرست ذیل میں شائع کی جارہی ہے۔ اسمیں اکثر احباب ایسے ہیں جنکا وعدہ "غیر معین" یا "دوران سال" کا تھا۔ یا جنہوں نے وعدہ کا وقت مئی کے بعد مقرر کیا تھا۔ مگر انہوں نے ۳۱ مئی سے قبل اسلئے ادا کیا۔ کہ تحریک جدید کو مئی میں قسط ادا کرنا ہے اور حضور ایدہ اللہ تعالےٰ چاہتے ہیں۔ کہ احباب اپنے وعدے ۳۱ مئی تک ادا کریں۔ جو احباب حضور کے اس منشاء مبارک کے پورا کرنے میں حصہ لیں گے۔ وہ حضور کی دعا اور خوشنودی حاصل کریں گے۔ پس ہر وہ شخص جس کے ذمہ ساتویں سال کا وعدہ ہے۔ اپنی طرف سے پوری کوشش کرے۔ کہ ۳۱ مئی تک ادا کر دے۔ فہرست حسب ذیل ہے:-

فضل حق صاحب بھاگو ارائیں ۶/-
حکیم محمد جمیل صاحب لاہور ۸/-
اہلیہ صاحبہ مستری محمد صاحب قادیان ۵/۶
ڈاکٹر رحیم بخش صاحب ۶۰/-
اہلیہ صاحبہ سعید احمد صاحب ۵/۸
سعیدہ اہلیہ ابوالفضل صاحب ۵/۱۲
والدہ صاحبہ و اہلیہ صاحبہ چوہدری فضل الہٰی صاحب کھاریاں ۱۱/۸
چوہدری محمد الدین صاحب ادرحمہ ۵/۸
خلیفہ سراج الدین صاحب کلاسوالہ ۸/۴
میاں سلطان احمد صاحب " ۵/۲
شیخ احمد اللہ صاحب نئی دہلی ۵/۵
والدہ صاحبہ حافظ فیض اللہ صاحب قادیان ۱۰/۳
اہلیہ صاحبہ قاری غلام حسین صاحب ۵/۸
اخوند ڈاکٹر عبدالعزیز صاحب معہ اہلیہ صاحبہ مرحومہ
و اہلیہ صاحبہ موجودہ دہڑکی سندھ ۲۰۵/-
ملک ظہور احمد صاحب چھوٹا اڈے پور ۲۱/-
ملک امام الدین صاحب و محکم الدین صاحب " ۱۱/-
نبی بخش صاحب و نتھے خان صاحب " ۱۱/-
منظور الہٰی صاحب " ۷/-
شہادت احمد صاحب کھاریاں ۸/-
حکیم روشن الدین صاحب چک ۹۶ ۵/-
میاں جان محمد صاحب قادیان ۵/۶

بابو عبدالرحیم صاحب بھوپال ۱۰/-
چوہدری دولت خان صاحب کاٹھ گڑھ ۵/۹
میاں رحیم بخش صاحب گلانوالی ۵/۱
ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب قادیان معہ والد صاحب مرحوم ۴۷/۸
لفٹیننٹ چوہدری عبداللہ خان صاحب معہ بیگم صاحبہ جمشید پور ۲۱۰/-
سید ظفیر احمد صاحب معہ اہلیہ صاحبہ جمشید پور ۳۰/-
حاجی محمد ابراہیم صاحب سوداگر چرم کانپور ۲۹۱/-
مولوی عبدالجبار صاحب رشی نگر کشمیر ۵/۸
ملک نبی محمد صاحب گھوگیاٹ ۵/۱۰
چوہدری فضل احمد صاحب کراچی ۵۰/-
اہلیہ صاحبہ سید محمود عالم صاحب قادیان ۷/۴
شہادت احمد صاحب مدرسہ احمدیہ قادیان ۵/۴
اہلیہ صاحبہ بابو فضل الدین صاحب لاہور ۵/۶
بہاؤ الحق صاحب دوالمیال جہلم ۵/۶
صابرہ بی بی زوجہ شیخ محمد صاحب قادیان ۵/۳
مستری محمد الدین صاحب ناصر آباد قادیان ۵/۴
بابو جلال الدین صاحب انبالہ ۵/۶
سردار سیف اللہ خان صاحب معہ والدہ صاحبہ و اہلیہ صاحبہ تپوکی ۲۵/-
ماسٹر محمد الدین صاحب الورم معہ والدہ صاحبہ قادیان ۲۰/-

چوہدری غلام حسین صاحب کراچی ۵/۶
نذیر احمد صاحب لائلپور ۶/۸
ملک نصر اللہ صاحب ڈیرہ اسماعیل خان ۳۸/-
صلاح الدین صاحب رشید معہ والدین ٹنڈو آدم سندھ ۱۷/۷
اہلیہ صاحبہ بابو اکبر علی صاحب قادیان ۵/۴
" " بابو محمد ابراہیم صاحب ۵/۴
" " مرزا برکت علی صاحب " ۵/۸
مولوی محبوب عالم صاحب خالد " ۳۲/۸
بابو عزیز الدین صاحب پنشنر ظفروال ۱۱/-
مولوی علی محمد صاحب گھکھانوالی چانگریاں ۵/۳
چوہدری سکندر علی صاحب چک ۲۱۰ گ ب ۱۱/۱۲
ڈاکٹر سید عبدالوحید صاحب دوسلی وزیرستان ۳۵/-
ڈاکٹر محمد شفیع صاحب سرائے مدھو ۵۷/-
محترمہ رمضان بی بی صاحبہ چانگریاں ۶/-
منشی نظام الدین صاحب " ۱۰/۶
محترمہ اہلیہ صاحبہ شیخ حبیب اللہ صاحب نابھہ ۵/۶
اہلیہ صاحبہ کلاں چوہدری فضل الہٰی صاحب کھاریاں ۵/۱۱
عاشق محمد خان صاحب رائے کوٹ ۶/-
محترمہ رسول بی بی صاحبہ بہاولپور ۷/۴

محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ بہاولپور ۳۵/-
" مبارکہ بیگم صاحبہ " ۲۴/-
" شریف بیگم صاحبہ " ۱۵/۸
چوہدری نور الدین صاحب ذیلدار چک ۶/۱۱ L ۷۷/-
اہلیہ صاحبہ اول و اہلیہ صاحبہ دوم چوہدری نور الدین صاحب ذیلدار چک ۶/۱۱ ۱۰/۸
شیخ کریم الدین صاحب سامانہ ۵/۶
حکیم علی احمد صاحب جھٹوان ۵/۹
ماسٹر نور محمد صاحب بی۔اے بی۔ٹی راجپور بھانیاں ۴۵/-
بابو محمد بخش صاحب سنور ۲۲/-
سلطان احمد صاحب " ۶/۵
مہر الدین صاحب چک ۹ پنیار ۵/۸
اللہ بخش صاحب " ۵/۸
سیدہ نذیر بیگم صاحبہ سیالکوٹ ۲۳/-
سردار بیگم صاحبہ اہلیہ عمر الدین صاحب سیالکوٹ ۱۱/-
نواب بی بی صاحبہ اہلیہ محمد عبداللہ صاحب مرحوم سیالکوٹ ۱۲/-
استانی حمیدہ بیگم صاحبہ سیالکوٹ ۱۲/۸
نور بیگم صاحبہ اہلیہ حیات محمد صاحب " ۸/-
بلقیس بیگم صاحبہ " ۱۳/۸
بیگم بی بی صاحبہ اہلیہ عبدالعزیز صاحب " ۱۵/-
صدیقہ بیگم اہلیہ ثناء اللہ صاحب " ۵/۴
میاں دین محمد صاحب ٹبالہ ۵/۶
شیخ عبدالقیوم صاحب " ۵/۱۰
شیخ احمد حسن صاحب شیخوپورہ ۶/۴
بنت چوہدری محمد الدین صاحب فیروزپور ۵/۶
مولوی عبداللطیف صاحب رحیم یار خاں بہاولپور ۳۷/-
چوہدری عبداللہ صاحب ذیلدار چک ۱۳۰ ۸/-
شیخ معراج الدین صاحب کپور تھلہ ۶/۳
خواجہ محمد الدین صاحب پوسٹماسٹر جھنگ ۱۰/۸
ناصر علی صاحب جھنگ ۵۷/-
میاں محمد خان صاحب کنسٹیبل پولیس جھنگ ۵/۴
چوہدری غلام قادر صاحب دینا پور ۳۷/-
شیخ محمد اسلم صاحب " ۷/۱۲
" غلام رسول صاحب گھبالیاں سیالکوٹ ۱۲/-

(باقی)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لنڈن ۱۱ مئی۔ کل رات انگریزی ہوائی جہازوں نے جرمنی پر حملہ کیا جس کا زیادہ تر زور ہیمبرگ پر رہا۔ انگریزی بمباروں کے ایک دستہ نے دشمن کے جہازی کارخانوں اور کئی فیکٹریوں پر حملہ کیا۔ دوسرے دستہ نے برلن۔ ایمڈن اور روٹرڈم پر چھاپے مارے ابھی تک ان حملوں کی پوری تفصیلات معلوم نہیں ہو سکیں۔

لنڈن ۱۱ مئی۔ کل رات برطانیہ پر دشمن نے جو ہوائی حملہ کیا اس میں جرمنی کے ۳۳ جہاز برباد کر دیئے گئے۔ آج تک کسی ایک رات میں دشمن کے اتنے جہاز برباد نہیں ہوئے تھے۔ اس سے پہلے ایک رات میں دشمن کے ۲۳ جہاز برباد کئے گئے تھے۔ مئی کی پہلی دس راتوں میں جرمنی کے ۱۲۴ جہاز برباد کئے جا چکے ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ جرمنی کے پانچ سو تربیت یافتہ ہوا باز ان دس روز میں کام آ چکے ہیں۔

لنڈن ۱۱ مئی۔ ہوائی وزارت نے اعلان کیا ہے کہ کل رات لنڈن پر دشمن کے جہازوں نے سخت چھاپہ مارا اور کئی گھنٹے بم برساتے رہے۔ جس سے لنڈن کے بہت سے آدمی مارے گئے اور کئی زخمی ہوئے۔ مالی نقصان بھی بہت ہوا۔ لنڈن کے باہر کے علاقہ پر بھی دشمن نے بم گرائے بالخصوص جنوب مشرقی حصہ میں بمباری ہوئی۔ مگر اس سے کچھ زیادہ نقصان نہیں ہوا۔ کل رات سورج غروب ہونے کے معاً بعد دشمن کے جہاز حملہ کے لئے آ گئے جنوب مغربی علاقہ میں بھی ایک شہر پر انہوں نے بم گرائے جس سے چند مکان ٹوٹ پھوٹ گئے اور بعض لوگ ہلاک ہو گئے۔ جرمنی کے ۳۳ ہوائی جہاز جو گرائے گئے ہیں ان میں سے ۱۴ کو ہمارے شکاری جہازوں نے صفایا کیا اور ۱۶ کو ہوا مار توپوں نے مار گرایا۔

لنڈن ۱۱ مئی۔ غیر سرکاری اطلاعات مظہر ہیں کہ کل رات لنڈن پر دشمن نے جو ہوائی حملہ کیا اس سے پانچ ہسپتالوں کو بھی سخت نقصان پہنچا۔ ان میں سے ایک بچوں کا ہسپتال تھا۔ بچوں کے ہسپتال میں تو کوئی زخمی نہیں ہوا مگر ہسپتالوں میں کئی لوگ زخمی ہوئے۔ ایک تہ خانہ پر بھی بم گرے۔ ایک سینما اور دیگر کئی عمارتوں اور گرجوں کو بھی نقصان پہنچا۔ خطرہ کے دور ہونے کا الارم توپ چھٹنے سے تھوڑی دیر پہلے کیا گیا۔

لنڈن ۱۱ مئی۔ آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ کے دو کروزروں نے ہندوستان کے سمندر میں جرمنی کے ایک تجارتی جہاز کو پکڑ لیا۔ یہ جہاز ایک اور جرمن چھاپہ مار جہاز کو رسد پہنچانے کا کام کرتا تھا۔ ایک ناروی جہاز کو بھی ہندوستان کے سمندر میں پکڑ لیا گیا۔ یہ دونو جہاز ساڑھے سات ہزار ٹن کے تھے۔ ان پر کچھ چینی اور ناروی سوار تھے ان کو بچا لیا گیا اور ۷ جرمن افسروں اور ۷۴ جہازیوں کو جو ان پر کام کر رہے تھے گرفتار کر لیا گیا۔

کلکتہ ۱۱ مئی۔ بنگال کے وزیر اعظم مسٹر فضل الحق حضور وائسرائے سے ملاقات کرنے کے لئے شملہ جا رہے ہیں۔ آج آپ نے میرٹھ میں ایک بیان دیتے ہوئے کہا کہ میں حضور وائسرائے سے کہونگا کہ مرکز اور صوبوں کے انتظام میں ہندوستانیوں کو زیادہ سے زیادہ حصہ لینے کا موقع دیا جائے۔ آپ نے کہا میں چاہتا ہوں کہ ملک کی سیاسی حالت سدھر جائے اور مختلف اقوام میں اتحاد ہو جائے تاکہ سارا ملک دشمن کے حملہ سے بچاؤ کا انتظام کر سکے آپ نے یہ بھی کہا کہ میں حضور وائسرائے کو سب قوموں کے نمائندوں کی ایک گول میز کانفرنس منعقد کرنے کے لئے کہونگا تاکہ فرقہ وار مسائل کے حل کے لئے کوئی موزوں سکیم تیار کی جا سکے۔

لنڈن ۱۱ مئی۔ امریکن بیڑہ کے کچھ جہاز ہندوستان کے سمندر میں آ گئے ہیں چنانچہ امریکہ کے دو مشہور جرنلسٹوں نے نیویارک کے ایک اخبار میں لکھا ہے کہ امریکہ کے سمندری بیڑے کا ایک دستہ ہندوستان کے سمندر میں ٹھہرا ہوا ہے تاکہ ریڈسی کے راستہ کا بچاؤ کرے اس کے علاوہ وہ انگریزی بیڑہ کا ہاتھ بھی بٹاتا رہے گا۔

کراچی ۱۱ مئی۔ سندھ کے ہوم منسٹر مسٹر غلام حسین ہدایت اللہ نے آج سکھر میں ایک تقریر کرتے ہوئے کہا میں سندھ میں امن قائم کرنے کے لئے بڑی سے بڑی قربانی کرنے کے لئے تیار ہوں۔

لاہور ۱۱ مئی۔ پنجاب بیوپار منڈل کے پریذیڈنٹ نے ہڑتال کھولنے کا حکم دیا تھا اسے بیوپار منڈل کی ورکنگ کمیٹی نے منظور کر لیا ہے۔

لنڈن ۱۱ مئی۔ عراق سے کوئی تازہ خبر نہیں آئی۔ صرف اتنا معلوم ہوا ہے کہ حبانیہ کے علاقہ میں بالکل امن ہے۔ رشید علی نے اپنے ملک سے جو غداری کی ہے اس کی ترکی کے اخبارات برابر مذمت کر رہے ہیں۔ ایک اخبار لکھتا ہے کہ عراق کی موجودہ حکومت اپنے ملک کے لئے نہیں لڑ رہی بلکہ جرمنی کے ہاتھ میں کٹھ پتلی بنی ہوئی ہے فلسطین کے عرب بھی عراق کی سازشیوں کی سخت مذمت کر رہے ہیں۔

نئی دہلی ۱۱ مئی۔ سر شفاعت احمد خان نے آج ایک بیان دیتے ہوئے کہا کہ عراق کی موجودہ حالت ہندوستان کے لئے سخت خطرہ ہے۔ گورنمنٹ برطانیہ نے عراق کے خلاف جو کارروائی کی ہے وہ بالکل درست ہے اس نے یہ کارروائی صرف اس لئے کی کہ عراق میں جائز اور آئینی گورنمنٹ دوبارہ قائم کی جائے۔ اس کے علاوہ برطانیہ کی یہ کارروائی سمجھوتہ کے عین مطابق ہے۔ اگر برطانیہ فوری کارروائی نہ کرتا تو دوسرے اسلامی ممالک بھی الجھ جاتے اور خطرہ زیادہ ہو جاتا۔

شملہ ۱۰ مئی۔ حکومت کی طرف سے ایک آرڈیننس جاری کیا گیا ہے جس کے ماتحت افراد اور جائدادوں کو ہوائی حملوں سے بچانے کے لئے احتیاطی تدابیر اختیار کی جائیں گی چنانچہ صوبائی گورنمنٹوں کو اختیار دیا گیا ہے کہ وہ ہوائی حملوں سے بچاؤ کی مد دستر قائم کر سکیں۔ کنٹرولر مقرر کر سکیں اور ضروری قواعد مرتب کر سکتی ہیں۔ نیم سرکاری حلقوں کا بیان ہے کہ صوبائی حکومتیں ہوائی حملوں سے بچاؤ کے سلسلہ میں جو روپیہ صرف کریں گی اس کا ایک حصہ مرکزی گورنمنٹ کی طرف سے ادا کیا جائے گا۔

دہلی ۱۰ مئی۔ حکومت اخبارات کے کاغذ کی درآمد پر جو پابندیاں عائد کر رہی ہے ان سے پیدا شدہ صورت حالات کے متعلق آج انڈین اور ایسٹرن نیوز پیپرز سوسائٹی کے ایک وفد نے حکومت ہند کے کامرس ممبر سر راما سوامی مدلیار سے ملاقات کی اور بتایا کہ حکومت کے اس اقدام کی وجہ سے کاغذ پہلے سے بھی گراں ہو گیا ہے کامرس ممبر نے کہا کہ حکومت وفد کی تجاویز پر صدق دل سے غور کرے گی۔ مگر وہ کاغذ کی غیر محدود مقدار کی درآمد کی اجازت نہیں دے سکتی۔

لنڈن ۱۰ مئی۔ ایک غیر مصدقہ اطلاع مظہر ہے کہ ہٹلر آئندہ چند ہفتوں کے اندر اندر سٹالن سے ملاقات کرنے والا ہے۔ لنڈنی اخبارات نے اس خبر کو جلی عنوانات کے ساتھ پہلے صفحے پر شائع کیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ہٹلر کے زیر غور یہ سکیم ہے کہ روس اور جرمنی میں کوئی طویل المیعاد معاہدہ ہو جائے۔

لنڈن ۱۰ مئی۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ شرق اردن کے بادشاہ امیر عبد اللہ پر اس کے لڑکے نے گولی چلا کر اسے شدید زخمی

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر قادیان سے شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی